© rasailojaraid.com

مولانا محمد مغیرہ

قادیانی سوال اور اُن کے جواب

نومبر۱۹۹۳ء میں مجلس احرار اسلام کے مرکز مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار چناب نگر (سابق ربوہ) میں بطور مبلغ میری تقرری ہوئی کچھ دن خاموشی سے گزر رے، جوں جوں لوگوں سے ملاقات و واقفیت بڑھی اور علاقہ کی ضرورت کے پیش نظر ہمیں چناب نگر کے مضافات میں آنا جانا پڑا تو ردِ مرزائیت پر گفتگو (تقاریر) کا سلسلہ بھی چل نکلا۔

ردِّ قادیانیت پر لکھی جانے والی کتب تو زیر مطالعہ رہتی تھیں لیکن دل میں خواہش ہوتی تھی کہ کوئی قادیانی مربیّ ملے تو اس سے باہمی گفتگو کی جائے۔ بالآخر کچھ عرصہ بعد یہ سلسلہ چل نکلا۔کئی قادیانی مربیوں سے ملاقات اور کئی ایک موضوعات پر گفتگو ہوئی۔مگر اب تقریباً دواڑھائی سال کا عرصہ ہو چکا ہے نہ معلوم کیوں کسی مربی سے جوڑ نہیں پڑا،طبیعت مچلتی رہتی ہے مگر واقف مربی بھی اب صرف ظاہری علیک سلیک کر کے چلتا بنتے ہیں،البتہ کبھی کبھی بعض افراد کی طرف سے سوالات تقریباً ملتے رہتے ہیں اوران کو جوابات بھی ویسے ہی بھجوا دیئے جاتے ہیں۔میرے پاس آئے ہوئے مرزا قادیانی کے مہدی، مسیح، نبی نہ ہونے پر چند سوالات کے دیئے گئے جوابات محفوظ ہیں جو فائدہ عام کے لیے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔اس محفل کا پہلا سوال و جواب پیش خدمت ہے:

سوال: کیا مرزا غلام احمد کا دیانی قرآن وحدیث کے مطابق مہدی موعود نہیں ہے حالانکہ ان کی تائید میں نشانات کسوف وخسوف ہوئے،جس کی تصدیق کے لئے آسمان سے نشان دکھلائے گئے آپ اس کو نہیں مانتے۔مرزا غلام احمد کادیانی کو مہدی نہ ماننے کی وجہ آخر کیا ہے؟ کیا وہ احادیث جو تم پیش کرتے ہو وہ مرزا غلام احمد کادیانی کے سامنے نہ تھیں؟ یقیناً ہوں گی کیا تم مرزا جی سے زیادہ پڑھے لکھے ہو کہ وہ حدیثوں کو نہ سمجھ سکے اور تم زیادہ سمجھدار ہو؟ کیا تم یہ ثابت کر سکتے ہو کہ مہدی و مسیح الگ شخصیات ہیں حالانکہ حدیث میں آیا ہے **لاالمھدی الا عیسیٰ** جیسا مرزا غلام احمد کادیانی نے مہدی کا دعویٰ کیا ہے ایسے ہی عیسیٰ ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے اس لیے اس مذکورہ حدیث کے مطابق مرزا غلام احمد کادیانی کا دعویٰ مہدی و مسیح صحیح معلوم ہوتا ہے۔

قارئین سوال آپ کے سامنے آ گیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ ایک سوال نہیں بلکہ کئی سوالوں کو ملا کر ایک سوال بنایا گیا ہے جس کی شقیں اس طرح سامنے آتی ہیں۔

(۱) کیا مرزا کادیانی قرآن وحدیث کے مطابق مہدی ہے۔(۲) اُس کی تائید کے لیے آسمان پر نشان یعنی کسوف وخسوف ہوا (۳) اُس کو مہدی نہ ماننے کی وجہ کیا ہے؟ (۴) جو حدیثیں مہدویت پر تم پیش کرتے ہو وہ مرزا کادیانی کے سامنے نہ تھیں؟ (۵) کیا تم مرزا غلام احمد کادیانی سے زیادہ پڑھے لکھے ہو؟ (۶) کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ مہدی اور مسیح الگ الگ شخصیات ہیں؟ (۷) حدیث لاالمھدی الاعیسیٰ کے مطابق مرزا کادیانی کے دعویٰ مہدویت ومسیحت کی حیثیت؟

قارئین محترم! اس سوال کا جواب جو سائل کو پہنچایا گیا شق وار پیش خدمت ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شق ۱ کا جواب: جناب محترم قرآن مجید میں مہدی کا کوئی تذکرہ ہے اور نہ ہی کوئی اشارہ، البتہ حدیثِ رسول ﷺ کے ذخیرہ میں امام مہدی سے متعلق صرف تذکرہ ہی نہیں بلکہ اس مسئلہ سے متعلق ہر جہت پر آپ ﷺ نے راہنمائی فرمائی ہے۔مگر یقین جانیے مرزا غلام احمد کادیانی حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں کسی صورت بھی امام مہدی نہیں ہوسکتا۔(کادیانی کے مہدی نہ ہونے کی وجہ قدرے اختصار سے شق:۳ میں ذکر کرتے ہیں)

شق ۲ کا جواب: آپ کا یہ کہنا کہ ان کی تائید کے لیے آسمان پر نشان ظاہر ہوئے یعنی کسوف وخسوف۔اس بارے آپ غلط فہمی کا شکار ہیں یا یہ کہ آپ کو کسی نے غلط راہ پر لگا دیا ہے۔اب ذرہ ان آسمانی نشانوں کی مختصر سی تفصیل پیش خدمت ہے تاکہ آپ کو خود فیصلہ کرنے کا موقع مل سکے اور خود ہی آپ پر واضح ہو کہ آپ غلط فہمی کا شکار ہیں۔ہوا یہ کہ ۱۸۹۴ء میں جو رمضان شریف کا مہینہ آیا اس رمضان شریف میں چاند کی تیرہ تاریخ کو چاند گرھن لگا جبکہ ۲۸ رمضان کو سورج گرھن لگا۔مرزا کادیانی نے اس کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیا اور اس پر جو دلیل لائے وہ دارقطنی کی ایک روایت ہے جس کے معنیٰ کو اپنی قوت خیالی سے اپنے دعویٰ پر دلیل بنانے پر زور لگایا کہ معنیٰ و ترجمہ اگر مرزا کادیانی کا ہو تو پیش کردہ روایت اپنا معنیٰ ومفہوم کھو بیٹھتی ہے تاہم اس روایت پر ترجمہ کرنے میں جو مرزا کادیانی نے زور لگایا ہے اس میں کتنے کامیاب ہوئے ہیں یہ ایک منصف مزاج آدمی بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ہم آپ کے سامنے سب سے پہلے وہ روایت پیش کر کے اس کے مفرد الفاظ کا ترجمہ کرتے ہیں پھر پوری حدیث کا مکمل ترجمہ کریں گے۔

عن عمر بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال : ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السمٰوٰت والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فی النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السمٰوٰت والارض . (دارقطنی جلد۲)

مفرد الفاظ کا ترجمہ۔محمد بن علی کہتے ہیں، **اِن** (بیشک) **لمهدينا** (ہمارے مہدی کے لیے) **آيتين** (دونشانیاں ہیں) **لم تكونا** (نہیں ہوئیں ظاہر) **منذ** (جب سے) **خلق السمٰوٰت والارض** (تخلیق ہوئی آسمان وزمین کی) **تنكسف القمر** (چاند گرھن ہوگا) **لاول ليلة** (پہلی رات) **من رمضان** (رمضان کی) **و** (اور) **تنكسف الشمس** (سورج گرھن ہوگا) **فی النصف منه** (اس رمضان کے نصف میں) **لم تكونا** (نہیں ہوئی ظاہر) **منذ** (جب سے) **خلق الله السمٰوٰت والارض** (پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو)۔مفرد الفاظ کا جو ترجمہ پیش خدمت کیا ہے کوئی عقل مند عربی دان اس کے علاوہ اور کوئی نہیں کرسکتا۔اب آیئے مفرد الفاظ کے ترجمہ کی مدد سے پوری روایت کا ترجمہ کرتے ہیں۔بیشک ہمارے مہدی کی (کے لیے) دونشانیاں ہیں نہیں ہوئیں وہ (نشانیاں) جب سے تخلیق ہوئی آسمان وزمین کی۔چاند گرہن ہوگا رمضان کی پہلی رات اور سورج گرھن ہوگا اس (رمضان) کے نصف میں نہیں ہوئی (ظاہر) وہ نشانیاں جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو۔

قارئین! دارقطنی کی روایت کے مفرد الفاظ کا ترجمہ اور پھر روایت کے مفرد الفاظ کی مدد سے پوری روایت کا ترجمہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے کیے ہوئے اس ترجمہ کے ساتھ عربی جاننے والا کوئی شخص جو عقل مند ہو' قطعاً اختلاف نہیں کر سکتا البتہ اس روایت کا ترجمہ مرزا کادیانی نے کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں اور اس کی دیانت پر اُسے داد دیں۔ روایت کا ترجمہ بقلم مرزا کادیانی: ''یعنی ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لیے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کیے گئے وہ نشان کسی مدعی کے وقت ظہور میں نہیں آئے اور وہ یہ ہیں کہ مہدی کے ادعا کے وقت میں چاند کو اس پہلی رات میں گرھن ہو گا جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات اور سورج کو اس کے گرھن کے دنوں میں سے اس دن گرھن ہو گا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱ص ۳۳۰)

قارئین! مرزا کادیانی کے ترجمہ کو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کیا ہم کادیانی جماعت کے پڑھے لکھے مربّی حضرات سے پوچھ سکتے ہیں کہ مرزا کادیانی کے کیے ہوئے ترجمہ میں کسی مدعی کے وقت' مہدی کے ادعا کے وقت' جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرھویں رات' اور سورج کو اس کے گرھن کے دنوں میں سے اس دن گرھن ہو گا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو، روایت دارقطنی کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے۔

قارئین! دارقطنی کی روایت کا جو ہم نے ترجمہ کیا ہے اس کو اور مرزا کادیانی کے کیے ہوئے ترجمہ کو پرکھیں' کس کا ترجمہ درست ہے اور کس کا غلط۔ اور حال یہ ہے کہ مرزا کادیانی نے اپنے زور سے ترجمہ کیا ہے اور پوری تخیلاتی قوت اس پر صرف کی ہے۔ کیا اس ترجمہ میں کہیں روایت قطنی کا مفہوم باقی رہ سکتا ہے۔ **لاول لیلۃ من رمضان** کا ترجمہ تیرھویں رات کرنا اور **فی النصف منہ** کا ترجمہ اٹھائیس تاریخ کرنا کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر ظلم یہ کہ اس واضح بددیانتی کے باوجود وہ اپنے دعویٰ اور اس پر غلط رنگ میں پیش کی جانے والی دلیل' نہ ماننے والے کو ظالم ''رئیس الدجّال کے القابات اور ہزار ہزار لعنت کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔'' (روحانی خزائن ۱۱ص ۳۳۰)

قارئین! جب کادیانیوں پر اس روایت کے غلط معنیٰ کرنے پر گرفت کی جاتی ہے تو مرزا کادیانی خود بھی اور اس سلسلۂ کادیانیت کے مربّی حضرات بجائے اس کے کہ اس بددیانتی پر شرمندگی کا اظہار کریں جھٹ بولتے ہیں کہ جناب اصل بات یہ ہے کہ روایت دارقطنی میں آیا ہے **لاول لیلۃ من رمضان** پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر پہلی رات ہی رمضان کی مراد لیں تو پہلی رات اگر چاند گرھن لگے گا تو پتہ کیسے چلے گا دوسری بات یہ ہے کہ پہلی تین راتوں کے چاند کو قمر نہیں بلکہ ھلال کہتے ہیں جبکہ روایت میں **تنکسف القمر لاول لیلۃ** آیا ہے اس لیے پہلی رات تو ہو نہیں سکتا۔

اس کا جواب بھی ملاحظہ فرمالیں! پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر پہلی رات کو گرھن لگا ہو تو پتہ کیسے چلے' اس کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔ تمہیں نے روایت پیش کی ہے جس کے الفاظ **تنکسف القمر لاول لیلۃ** ہیں س کا ترجمہ پہلی رات ہی کیا جائے گا۔ دوسری بات ہم لوگ تم سے بالکل نہیں جھگڑتے اور نہ ہی اس بحث میں جانا چاہتے ہیں کہ پہلی تین راتوں کے چاند کو ہلال کے ساتھ قمر بھی کہا جا سکتا ہے یا نہیں ہم تمہاری ہی بات مان لیتے ہیں کہ پہلی راتوں کے چاند کو ھلال کہتے ہیں' قمر نہیں کہتے تو پھر یقیناً قمر کی پہلی رات وہ ہوئی جو چاند کی چوتھی رات ہوتی ہے یہ بات بھی ہم تمہارے لیے ماننے کو تیار ہیں مگر اس اعتبار سے قمر کی پہلی رات چاند کی پہلی رات ہوئی پھر بھی تیرھویں رات تو مطلق نہیں ہو سکتی۔ (اب سر کھجلانے لگیں گے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ کسی صورت میں بھی دارقطنی کی روایت مرزا کادیانی کے دعویٰ پر دلیل نہیں بن سکتی چاہے کادیانیت الٹی ہی کیوں نہ لٹک جائے۔ آخری بات کہ روایت میں ایک دفعہ ابتداء میں جب کہ دوسری دفعہ آخر میں یہ الفاظ موجود ہیں **لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض** کہ وہ دونشانیاں جب سے زمین وآسمان تخلیق ہوئے ہیں کبھی ظہور پذیر نہیں ہوئیں' جبکہ مرزا قادیانی جن تاریخوں کا تعین کرتا ہے یعنی چاندگرھن کے لیے تیرہ' چودہ' پندرہ کی راتیں اور سورج گرھن کے لیے ستائیس' اٹھائیس اور اُنتیس کے دن، یہ تو وہ تاریخیں ہیں جن میں ہمیشہ چاندگرھن اور سورج گرھن ہوتا رہا ہے اور پھر بھی ہوتا رہے گا، جس کی تفصیل کسی ماہر نجوم سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس کے قواعد وضوابط سمجھے جاسکتے ہیں۔ ہے کوئی کادیانی عقل مند آخرت کا فکر رکھنے والا جو سمجھنے کے لیے تیار ہو۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ ۱۸۹۴ء کے رمضان میں ہونے والے چاندگرھن اور سورج گرھن کیسے مرزا کادیانی کے لیے مہدویت کے دعویٰ پر تائید آسمانی کہلا سکتے ہیں اور کیسے اس دعویٰ پر دارقطنی کی روایت دلیل بن سکتی ہے۔

شق ۳ کا جواب: گزارش یہ ہے کہ مہدی کے ظہور کا مسئلہ قرآن میں تو ہے ہی نہیں یہ حدیث کا مسئلہ ہے اس عنوان پر حدیث مکمل راہنمائی کرتی ہے۔ اس عنوان پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں جن میں ابتدائی اور واضح علامات مہدی موجود ہیں۔

(۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا امام مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا (ابن ماجہ)

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ فرزند سید (سردار) ہوگا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اس متعلق فرمایا اور اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا اور عادات واخلاق میں آپ ﷺ کے مشابہ ہوگا لیکن صورت میں مشابہ نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد)

(۳) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہوگا جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو جو میرے ہم نام ہوگا۔ (ترمذی)

(۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہوگا جس کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند ہوگی اور جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جبکہ اس وقت ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی اور ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔

(۵) مہدی کے زمانہ کا حال بیان کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر کیا جو اس وقت امت کو پیش آنے والی ہے کہ ایک زمانہ میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہیں ملے گی اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ زمین وآسمان کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے۔ آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی وظلم کی حالت میں گزر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے۔ اس برکت کے حال پر وہ سات، آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔ (مستدرک حاکم)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں مہدی ہوگا جو پانچ ،سات یا نو سال تک حکومت کرے گا۔ میں نے پوچھا اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''سال'' ان کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا اے مہدی مجھ کو کچھ دیجئے مجھ کو دیجئے جس پر امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دیں گے کہ اس سے اٹھ سکے۔(ترمذی)

محترم ان احادیث کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں جن سے واضح ہے کہ آنے والے مہدی کا نام محمد ہوگا۔حضور ﷺ کی اولاد فاطمی حسنی ہوگا۔جس کی پیشانی کشادہ' ناک بلند' عرب کا حاکم بادشاہ ہوگا اور اس کی حکومت میں عدل وانصاف کا راج جبکہ ظلم وستم کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔زمین وآسمان کے تمام بسنے والے اس سے راضی ہوں گے۔اس کے زمانہ میں بارشیں موسلا دھار ہوں گی جس سے زمین اپنے اندر چھپے خوراک کے خزانے نکال باہر پھینکے گی اور حالات اس قدر خوشگوار ہوں گے کہ زندہ لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ہمارے بڑے جو مشکلات اور تنگدستی میں جان کھپا گئے آج زندہ ہوتے۔امام مہدی سے سوال کرنے والے شخص کو امام مہدی بھر بھر کر مال دیں گے جتنا وہ اٹھا سکے گا۔

اب آیئے اس طرف کہ جن لوگوں نے مرزا کادیانی کو مہدی مان رکھا ہے کیا اس کا نام محمد ہے؟ کیا وہ حضور علیہ السلام کی اولاد فاطمی حسنی ہے؟ کیا اس کو عرب کی حکومت یا بادشاہت ملی؟ کیا اس کے زمانہ سے اب تک اتنی موسلا دھار بارشیں ہوئیں اور زمین میں چھپے خوراک کے خزانے نکلے؟ کیا کسی شخص نے مرزا کادیانی سے کچھ دینے کا سوال کیا،اور اس نے اس کو بھر بھر کر دیا؟ کیا زمین وآسمان والے اس سے راضی تھے؟ یقیناً نہیں اس کا نام مرزا غلام احمد کادیانی ،مغل برلاس قوم سے تعلق' اس کو اپنے آبائی شہر قادیان میں بھی حکومت وبادشاہت نہیں ملی چہ جائے کہ عرب میں۔اس کے زمانہ زندگی سے اب تک لوگ ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔عدل وانصاف کا نام تک نہیں۔غربت اور مفلسی دن رات عوام پر پنجے گاڑے چلی جارہی ہے۔مرزا غلام احمد کادیانی کسی کو سوال پر کیا دیتا وہ تو ساری زندگی اپنی امت سے مختلف بہانوں سے چندے مانگتا گیا حتیٰ کہ منارۃ المسیح جو کادیان میں بنایا گیا وہ بھی لوگوں سے چندے مانگ مانگ کر (جو مکمل بھی مرزا کادیانی کی موت کے بعد ہوا) اور یہ چندے اب تک کادیانی امت پر ایسے لاگو ہیں کہ بہشتی مقبرہ میں زر کثیر کی شرط کو پورا کیے بغیر قبر کی جگہ نہیں مل سکتی۔واہ رے مہدی کادیانی تیری اوقات نرالی۔

شق ۴ جواب: مہدی کے متعلق حدیثیں مرزا کادیانی کے سامنے تھیں یا نہ' مرزا کادیانی کے فرمودات اس عنوان پر پڑھنے کی زحمت کرلیں۔

(۱) ''اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں ہے اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں' غالباً عباسیوں کی سلطنت کے وقت میں بنائی گئی ہیں۔'' (روحانی خزائن جلد ۶ ص ۱۹۳)

(۲) ''ایسا ہی مہدی کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ضرور پہلے امام محمد مہدی آویں اور بعد اس کے ظہور مسیح ابن مریم کا ہو' یہ خیال قلت تدبیر کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لیے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیفوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے' لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا ہے اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلایا ہے کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا لیکن امام محمد مہدی کا نام تک تو نہ لیا تو اس سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منسفک ٹھہرا رہی ہے۔'' (روحانی خزائن جلد۳ ص ۳۷۸)

(۳) ''اگرچہ اس میں کچھ شک نہیں کہ جہاں جہاں مہدی کے نام سے کسی آنے والے کی نسبت پیشگوئی رسول ﷺ کی درج ہے اس کے سمجھنے میں لوگوں نے بڑے بڑے دھوکے کھائے ہیں اور غلط فہمی کی وجہ سے عام طور پر یہی سمجھا گیا ہے لیکن غور سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں منجملہ ان کے وہ مہدی بھی ہے جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا ہے جس کا ظہور ممالک مشرقیہ ہندوستان وغیرہ سے اور اصل وطن فارس سے ہونا ضرور ہے درحقیقت اسی کی تعریف میں یہ حدیث ہے کہ اگر ایمان ثریا سے معلق باثر ہوتا تب بھی وہ مرد وہیں سے لے لیتا اور اس کی یہ نشانی بھی لکھی ہے کہ وہ کھیتی کرنے والا ہوگا۔ غرض یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے اور ان میں سے ایک وہ بھی ہے جس کا ظہور ممالک مشرقیہ سے ظہور لکھا ہے مگر بعض لوگوں نے روایات کے اختلاط کی وجہ سے دھوکا کھایا ہے لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے''۔ (روحانی خزائن جلد۴ ص ۳۷۰)

(۴) ''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی **ھٰذا خلیفة الله المهدی** اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔'' (روحانی خزائن جلد۶ ص ۳۳۷)

قارئین! اس مسئلہ مہدی پر مرزا کادیانی کی اور بھی ایسی عبارات اس کی کتب میں موجود ہیں جن کو طوالت کے خوف سے چھوڑتا ہوں۔ ان مذکورہ عبارات پر غور کریں کہ مرزا کادیانی نے کیا کہا ہے اور اس کے فرمودات سے متعلق خود فیصلہ کریں کہ اگر ضرورت پڑی تو کہہ دیا کہ یہ حدیث بخاری میں ہے کہ امام سے متعلق آسمان سے آواز آئے گی اور کہا جائے گا کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے حالانکہ بخاری میں یہ حدیث کہیں بھی موجود نہیں ہے اور اگر جی چاہا تو کہا کہ وہ احادیث جن میں فاطمہ کی اولاد سے مہدی کے آنے کا ذکر ہے وہ سب موضوع اور بے اصل بناوٹی ہیں اور کبھی جی میں آیا تو کہا کہ صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے حالانکہ قطعاً صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر نہیں ہے کیونکہ وہ شتر بے مہار تھے ان کے گلے میں اطاعتِ خدا تھی اور نہ ہی اطاعتِ رسول ﷺ۔ ہمیں افسوس' صد افسوس ہے ان لوگوں پر جو ایسے شخص کو مہدی مانتے ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین کو پسِ پشت ڈال کر اپنی مرضی سے جو چاہتا ہے زبان کھولتا جاتا ہے اور کفر اگلتا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شق ۵ کا جواب: مرزا غلام احمد کادیانی سے زیادہ پڑھے ہوئے ہو۔ ہمارے متعلق تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں البتہ مرزا کادیانی کے بارے فکر کریں کہ وہ کتنے پڑھے ہوئے تھے اوران کا مطالعہ قرآن اور مطالعہ حدیث کتنا گہرا تھا۔ ایسے ہی عمومی معلومات مرزا کادیانی کے قرآن وحدیث کے مطالعہ کی وسعت کے سلسلہ میں پیش خدمت ہیں۔

(۱) ’’چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود کا آنا جس قدر حدیثوں سے قرآن سے اولیاء کے مکاشفات سے بپایہ ثبوت پہنچنا ہے حاجت بیان نہیں۔‘‘ (روحانی خزائن ۶ ص ۳۶۵) وسعتِ مطالعہ دیکھئے حالانکہ یہ بات نہ قرآن میں ہے نہ ہی حدیث میں کہ مسیح موعود کا تذکرہ ہو اور چودھویں صدی کے ساتھ ہو۔

(۲) ’’مرزا کادیانی لکھتا ہے: ’’صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۴۲)

قارئین! مسلم شریف میں کہیں بھی یہ موجود نہیں کہ حضرت مسیح آسمان سے اتریں گے۔

(۳) مرزا کادیانی لکھتا ہے: ’’یہ ضروری تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۰۴)

کادیانی کی وسعتِ علمی پر داد دیجئے۔ کیا کہیں ہے قرآن مجید میں یا احادیث کے ذخیرہ میں یہ سب کچھ؟ یقیناً یہ باتیں قرآن میں ہیں نہ حدیث میں مگر کادیانی ہے کہ لکھتا چلا جا رہا ہے۔ نہ خوف خدا اور نہ ہی آخرت کا فکر۔ حالانکہ اپنی عاقبت بھی خراب کی اور لوگ بھی اس کے پیچھے چل کر گمراہی کے گڑھے میں گرے جا رہے ہیں۔ یہ تو ہے قرآن وحدیث کے بارے اس کے علم کی بات جو نہ قرآن میں ہے نہ ہی حدیث میں۔ قرآن وحدیث کے نام پر جھوٹ چھوڑتا جا رہا ہے یہی اس کے بڑے عالم ہونے کی نشانی ہے؟ یہ تو قرآن وحدیث کا علم ہے جس میں اس جیسا بے علم اور علمی اعتبار سے اندھا شاید دنیا میں کوئی ہو۔ قرآن و حدیث تو اللہ تعالیٰ کے خاص علوم ہیں جو اللہ کے خاص بندوں کو نصیب ہوتے ہیں مرزا کادیانی کے نصیب میں کہاں۔ آیئے دیکھتے ہیں مرزا کادیانی عمومی اعتبار سے کتنا جاہل تھا جس کے لیے یہی ایک ہی حوالہ کافی معلوم ہوتا ہے جس سے واضح ہوگا کہ مرزا کادیانی کتنا بڑا عالم تھا: ’’یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اس مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۲۱۸)

ہمیں اس سے غرض نہیں کہ لڑکے نے ماں کے پیٹ میں دو دفعہ باتیں کیں یا نہیں، اگر کی ہیں تو کون سننے والا تھا۔ ہمیں تو صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ مرزا کادیانی کے علم کا یہ حال ہے کہ اسلامی مہینہ کے ناموں سے متعلق بے علم ہے دنیا جانتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ بچہ بچہ جانتا ہے کہ صفر کا مہینہ اسلامی مہینوں کا دوسرا مہینہ ہے مگر مرزا کادیانی کے علم کی اس قدر وسعت ہے کہ یہ بھی علم نہیں کہ صفر اسلامی مہینوں کا دوسرا مہینہ ہے یا چوتھا۔ سوال پوچھنے والا خود فیصلہ کرے کہ مرزا کادیانی کا علم کتنا زیادہ تھا: ؎ شرم تم کو مگر نہیں آتی

شق ۶ کا جواب: سوال کیا جا رہا ہے کہ کیا تم یہ ثابت کر سکتے ہو کہ مہدی اور مسیح الگ الگ شخصیات ہیں۔ محترم سوال کرنے والے کے سر پر صرف یہ بات سوار ہے کہ جو کچھ مرزا کادیانی نے کہا ہے وہی سچ ہے اور پھر ظلم یہ کہ مرزا کادیانی کے اقوال و فرمودات کو ہی اسلام سمجھا جا رہا ہے حالانکہ اسلام نام ہے ایسے دین متین کا جس کی بنیاد قرآن و حدیث ہے اور دوسرے سوالوں کی طرح اس سوالیہ شق سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کا دین اسلام یعنی قرآن و حدیث سے یقیناً کوئی تعلق نہیں‘ اسلام سے دوری ہی ان سوالوں کا پس منظر ہے۔ محترم چونکہ یہ مسئلہ حدیث کا ہے اور حدیث میں مہدی کا نام‘ والد کا نام‘ خاندانی پس منظر پر جو کچھ ہے ‘ وضاحت موجود ہے جس کے مطالعہ سے خود بخود پتہ چلتا ہے کہ مہدی الگ شخصیت ہے اور مسیح الگ شخصیت ہے۔ مہدی کا نام محمدؐ‘ باپ کا نام عبداللہ اور حضور ﷺ کی اولاد فاطمی حسنی ہوگا۔ جبکہ مسیح علیہ السلام کا نام عیسیٰ ہے وہ بن باپ پیدا ہوئے۔ اس کے علاوہ کونسی وضاحت مطلوب ہے؟ چودہ صدیوں کے علماء‘ مفسرین‘ محدثین اور مسلمان مہدی اور مسیح کو دو الگ الگ شخصیات سمجھتے اور مانتے چلے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی حضور علیہ السلام کا ارشاد عالی جس کو صحاح ستہ کی مشہور کتاب نسائی شریف نے نقل کیا ہے‘ پیش خدمت ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قال لن تھلک امۃ انا فی اوّلھا و عیسیٰ ابن مریم فی آخرھا و المھدی فی وسطھا . (نسائی شریف) ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں ہلاک ہوگی میری امت (کیونکہ) میں اس کے شروع میں ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام بن مریم اس کے آخر میں ہیں اور مہدی اس کے درمیان میں ہیں۔ اب بھی اگر یہ رٹ لگائی جائے کہ مہدی اور مسیح ایک شخصیت کا نام ہے تو پھر یا تو ایسے شخص کا دین اسلام سے تعلق نہیں یا اس کا دماغ درست نہیں اس کو پاگل خانہ میں داخل کرانا چاہیے۔

شق ۷ کا جواب: حدیث **لا المھدی الا عیسیٰ** سے مرزا کادیانی کے دعویٰ مہدی و مسیح پر دلیل پکڑنا۔ محترم آپ کے کہنے پر اگر ہم آپ کی بات مان لیں کہ مرزا کا دعویٰ مہدی و مسیح اور ایک ہی شخص کا مہدی و مسیح ہونا‘ تو اس روایت سے ثابت آپ کر رہے ہیں مگر مرزا کایانی اس کے اُلٹ لکھتے ہیں۔ ’’میں آدم ہوں‘ میں نوح ہوں‘ میں ابراہیم ہوں‘ میں اسحاق ہوں‘ میں یعقوب ہوں‘ میں اسماعیل ہوں‘ میں موسیٰ ہوں‘ میں داؤد ہوں۔‘‘ ان دعاوی پر کوئی دلیل آپ کے پاس موجود ہے جس سے مرزا کے ان دعاوی کا ثبوت ہو‘ کس حدیث کی کتاب میں ہے؟ جیسے ان دعاوی کے ثبوت کے لیے دلیل نہیں ایسے ہی مہدی و مسیح پر **لا المھدی الا عیسیٰ** کو دلیل بنانا بھی صحیح نہیں‘ دوسری بات یہ ہے کہ حدیث کے الفاظ صرف یہ نہیں‘ جو آپ نے پیش کیے ہیں بلکہ الفاظ یہ ہیں **لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم**۔ اب اگر مرزا کادیانی کو اس کا مصداق سمجھتے ہو تو کیسے؟ وہ تو غلام احمد بن غلام مرتضیٰ ہے نہ کہ عیسیٰ ابن مریم۔ باقی اہل علم ذوق حدیث رکھنے والے افراد کو اطلاعاً عرض ہے کہ یہ روایت محدثین کے نزدیک درست اور صحیح نہیں بلکہ لکھتے ہیں‘ **ھٰذا خبر منکر** (میزان الاعتدال)

© rasailojaraid.com